



## سوال

(220) میں اپنی اولاد کو ہر وقت قسم دیتی رہتی ہوں مگر وہ نہیں ملتے

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میرے بچے ہیں میں اکثر اوقات انہیں قسم دیتی رہتی ہوں کہ وہ یوں نہیں کریں گے مگر وہ میرا حکم تسلیم نہیں کرتے، کیا اس حالت میں مجھ پر کفارہ واجب ہوگا؟

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

جب آپ اپنی اولاد یا کسی اور کو ارادتا و قصد کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے کی قسم دیں اور وہ اس پر عمل نہ کریں تو آپ پر قسم کا کفارہ واجب ہوگا، کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللَّهُ بِاللَّغْوِ فِي أَيْمَانِكُمْ وَلَا كُنْ مَوَاجِدُمْ بِمَا عَقَّدْتُمُ الْأَيْمَانَ فَكَفَّارَتُهُ إِطْعَامُ عَشْرَةِ مَسْكِينٍ مِنْ أَوْسَطِ مَا تَطَيَّرُونَا تَطَيَّرُونَ أَتَلِيكُمُ أَوْ كُنُوتُهُمْ أَوْ تَحْرِيرُ رَقَبَةٍ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلَاثِيَةِ أَيَّامٍ ذَلِكَ كَفَّارَةُ أَيْمَانِكُمْ إِذَا حَلَفْتُمْ وَاحْفَظُوا أَيْمَانَكُمْ (المائدہ 5 89)

”اللہ تم سے تمہاری لغو قسموں پر مواخذہ نہیں کرے گا، لیکن جن قسموں کو تم مضبوط کر چکے ہو ان پر تم سے مواخذہ کرے گا۔ سو اس کا کفارہ دس مسکینوں کو اوسط درجے کا کھانا کھلانا ہے جو تم اپنے گھر والوں کو کھلایا کرتے ہو، یا انہیں کپڑا دینا یا غلام آزاد کرنا ہے، لیکن جو شخص اس کی طاقت نہ رکھتا ہو تو اس پر تین دن کے روزے ہیں، یہ تمہاری قسموں کا کفارہ ہے جبکہ تم قسم اٹھاؤ اور اپنی قسموں کی حفاظت کرو۔“

اسی طرح اگر آپ کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے کے بارے میں قسم اٹھائیں پھر دیکھیں کہ مصلحت اس میں نہیں بلکہ دوسرے کام میں ہے تو ایسی قسم کے توڑ دینے میں کوئی حرج نہیں، ہاں اس کا کفارہ ادا کرنا واجب ہوگا کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

(إِذَا حَلَفْتَ عَلَى يَمِينٍ، فَرَأَيْتَ غَيْرَ بَأْخِيَرِ أَيْمَانِنَا، فَكْفَرْنَا عَنْ يَمِينِكَ وَأَنْتَ الَّذِي بُوْخِيَرِ) (مستقن علیہ)

”جب تو قسم اٹھائے پھر اس کام کے مقابلے میں دوسرے کام کو بہتر سمجھے تو قسم کا کفارہ ادا کر کے بہتر کام کرے۔“ --- شیخ ابن باز۔۔۔

هَذَا مَا عِنْدِي وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِالصَّوَابِ



فتاویٰ برائے خواتین

نذریں اور قسمیں، صفحہ: 240

محدث فتویٰ